نور افشاں لودہیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۱ جلد ۱۵

مطبوعہ ۲۶ مئی بروز پنجشنبہ سنہ ۱۸۸۷ء

قیمت فی پرچہ ۲ پائی

سالانہ سعہ محصول عہ

گلدستہ اخبارات

شیخ مہر علی رئیس اعظم ہوشیارپور معہ اپنے ساتھیوں کے ۱۷ مئی رہا ہو گئے۔ حاکم رائے محرر رجسٹری وزیر آباد کو ۵ سال قید ۔۔۔ ۲ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا۔ ایک پارسی حکیم بمبئی میں فحش اشتہارات کے لئے گرفتار ہو گیا۔ بمبئی میں شیولال و موتی لال کا کارخانہ روئی جل گیا لکھنؤ محلہ چارباغ کی سب دوکانیں آتشزدگی سے خاک ہوئیں۔ گوڑگاؤں میں ایک برہمنی بیوہ کی شادی ہوئی۔ وسط ایشیا میں روسیوں کی آبادی ترقی پر ہے زار روس پر نہلسٹ برابر حملہ در ہو رہے ہیں۔ رائے دیگئی ہے کہ زار کو تخت سے کنارہ کش ہونا چاہئے۔ لوگ اُسکے بڑے بیٹے کو چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ زار کے پاس اس قدر جائداد ہے کہ وہ سلطنت سے الگ ہو کر شاہانہ گذارہ کر سکتا ہے۔ چین میں اجرائے ریل کے لئے ۴۸ کروڑ روپیہ قرض لیا جائیگا۔ پانی کی خرابی کے باعث وسط ایشیا میں ۲ ہزار اونٹ ہلاک ہوئے۔

پارلیمنٹ لنڈن میں مسودہ قانون درباب ترمیم و تنسیخ بعض مقدمات دیوانی از قبیل ازالہ حیثیت عرفی جو اکثر اوقات ایڈیٹران و مالکان اخبار پر دائر ہوا کرتے ہیں پیش ہونیوالے ہیں۔ روس ختم آب کے لئے چارہ جوئی میں بڑی جنگی تیاریاں کر رہا ہے۔ خبر ہے کہ برہا کے ڈاکوؤں سے پولیس شکست رکھتی ہے۔ کلکتہ میں آتشبازی کی دوکان کو آگ لگنے سے تین جانوں کا صفایا ہوا۔ کالی ندی پر بلند شہر کے رئیس مہر بابا علی نے ساٹھ ہزار کی لاگت سے پل بنوایا ہے۔ ایک امریکن سیاح اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے کہ ہندوستان کیطرح کوئی ملک غیر ترقی یافتہ نہیں شہنشاہ بیگم روس مرض عشق میں مبتلا ہے چونکہ روس مسلمان رعایا کو جبراً فوج میں بھرتی کرتا ہے۔ لہذا تمام مسلمان روم کو بھاگے جاتے ہیں۔ روس نے روم کو لکھا ہے کہ فرار شدہ مسلمانوں کو اپنے ملک میں پناہ نہ دے۔ شامت اعمال سے ہندوستان میں آجکل کہیں ڈاکہ ہے۔ کہیں آتشزدگی ہے۔ کہیں ہیضہ ہے۔ کہیں قحط ہے۔ مفلسی تو ہر ہندوستان کی جاگیر ہی ہے۔ تانتیا بھیل ڈاکو نے اب پل کی پٹریاں اُکھاڑنا شروع کیں۔ کوہ نور لکھتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ لودیانہ میں تعمیرات انسداد قحط کی ضرورت نہیں کیونکہ عرصہ سے اس ضلع میں کبھی قحط نمودار نہیں ہوا حالانکہ اور اضلاع کی نسبت یہاں غلہ گراں ہی رہتا ہے) امیر کابل کے حکم سے دُرانیوں کی فوج بھرتی ہو رہی ہے مسٹر عنایت اللہ بیرسٹر ایٹ لا کو چیف کورٹ نے ایڈووکیٹوں کے زمرہ میں داخل کیا لنڈن میں اخبار نویسوں کے لئے بھی سکول جاری ہوا۔ کہتے ہیں کہ دلیپ سنگھ کے ایجنٹ پنج دہ میں ہیں جنکے ذریعہ وہ لاہور وغیرہ میں خطوط بھیجتے ہیں آیرلنڈ کے مسودہ قانون عبرت انگیز بنانیوالے کا ایک تابوت بنا کر اسطرح نکالا گیا جیسے بنگالیوں نے راجہ شیوپرشاد کی ارتھی نکالی تھی پنجاب میں اسطرح میراسی جب کسی سے ناراض ہوتے ہیں تو اُسکا (پنجابی) گڈا باندھتے ہیں سرکاری خبروں سے معلوم ہوا کہ گذشتہ ہفتہ اضلاع انبالہ و فیروزپور میں خفیف سی بارش ہوئی انگلستان میں آجکل اس بات کا عام تذکرہ ہو رہا ہے کہ ہندوستان میں انگریزوں کی بدولت شراب خواری بہت ناک ترقی پر ہے راولپنڈی مشن اسکول سے جو کتابیں چوری گئی تھیں ہیڈ ماسٹر کی کوشش سے اُنکا پتہ لگ گیا دہلی ہیڈ مشن کے متعلق دو ہندو لڑکوں نے امسال مڈل پاس کیا جنکو لالہ چندولال صاحب نے یادگار جوبلی

نقل تمغہ عنایت کیا۔

نور افشاں

مطبوعہ ۲۲ مئی [illegible]

ہندو مسلمان۔ اور عیسائی

بقیہ نمبر ۲

(سلسلہ قایم کرنیکے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۱۴ اپریل)

ذات پات

قومیت کی بابت جو کچھ ہمارے خیالات تھے سو اختصاراً ہم نے گذشتہ نمبروں میں شائع کر دیئے۔ اب دوسری بات قومیت کے متعلق ذات پات ہے۔ اسکا تھوڑا بہت ذکر تو اپنے موقع پر ہو چکا ہے۔ یہاں اور واضح طور پر اسکا تذکرہ انسب معلوم ہوتا ہے کہ اقوام ہند اور دیگر ممالک کی قوموں میں یہہ فرق ہے۔ کہ ہندوستان میں جس قدر پیشہ ور قومیں ہیں وہی اُنکی ذات پات اور وہی اُنکا مذہب ہے۔ مگر اور ملکوں میں پیشہ پر ذات پات کا کچھ لحاظ نہیں۔ خیال کر لیجئے کہ یورپ میں جس قدر بڑے بڑے نامور اشخاص گذرے ہیں۔ کوئی موچی کوئی چمار کوئی دھوبی کوئی کمہار۔ لیکن یہہ کمینگی صرف ہندوستان ہی کے حصہ میں ہے کہ موچی چمار۔ دھوبی۔ کمہار۔ وغیرہ یہہ قومیں ہی الگ ہیں اور اس ذات پات کی تمیز نے اقوام ہند پر اسقدر زور ڈالا ہے کہ اُسکی تاثیر اُنکے بعض سوشیل۔ پولیٹکل خیالات پر پڑتی ہے اور بعض موقعہ دیکھا جاتا ہے کہ اگرچہ (بخیال ہند) یہہ کمینی ذات کے لوگ بھی لیاقتیں حاصل کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدہ دار بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر بعض موقعہ اُنسے ضرور کچھ نہ کچھ کمینے خیالات ظاہر ہو جاتے ہیں جس سے شریف لوگ خیال کرتے کہ ذات پات میں ضرور کچھ تاثیر ہے۔ لیکن اُنکو یہہ سمجھنا چاہئے۔ کہ صدیوں سے تو وہ بیچارے شریف قوموں سے ایسے دبائے گئے کہ سر اٹھانے کی اُنکو جرأت نہ ہوئی۔ کسی نے اُنکی تعلیم و تہذیب کیطرف خیال نکیا۔ خیالات کی عمدگی اور ذات کی شرافت تو علم ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور ان بیچاروں کو الف سے بے تک سیکھنا تو کبھی نصیب ہی نہ ہوا۔ اب چونکہ گورنمنٹ انگریزی کے عدل نے سب کو برابری کا درجہ عطا فرمایا ہے اور ان کمینی قوموں سے بھی لوگ تعلیم یافتہ سر اٹھا رہے ہیں آہستہ آہستہ اُنکے خیالات عمدہ اور پاکیزہ ہو جائینگے۔ دو ایک پشت کے بعد کوئی نہ کہہ سکیگا کہ یہہ چمار ہے۔ یا یہہ جلاہا ہے۔ اگرچہ یہہ خیال ہندوستانکی شریف قوموں سے بسبب اختلاف مذہب ابھی نجائے۔ لیکن ہندوستانی مسیحیوں کے درمیان سے یہہ خیال ضرور دور ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ دین عیسوی کے رو سے ذات پات کچھ چیز نہیں۔ جیسا کہ خدا ظاہر پر نظر نہیں کرتا۔ بلکہ ہر ایک قوم سے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔ اُنپر رحم کرتا ہے۔ +

یہہ بھی اظہر ہے۔ کہ فی زمانہ ہندوستان میں دین عیسوی عام طور پر ان چھوٹی ہی قوم کے درمیان عرصہ سے پھیل رہا ہے۔ جنوبی ہند میں دیکھئے۔ کہ سب چھوٹی قومیں مسیح کیطرف رجوع کر رہی ہیں اور لاکھوں تک نوبت ہے۔ ممالک مغربی شمالی میں ہمنے بچشم خود چمار مسیحیوں کی بستیوں کو دیکھا۔ پنجاب میں بھی یہی صورت ہے۔ لودیانہ مشن کے متعلق عموماً اسی قوم کے مسیحی ہیں۔ سیالکوٹ یو۔ پی مشن کے قریباً تمام مسیحی جنکا شمار ہزار تک ہے۔ وہ سب چوہڑوں سے نکلے ہیں۔ اب یہاں یہہ سوال لازم آویگا۔ کہ کیوں بڑی ذات کے لوگ مسیح میں شامل نہیں ہوتے سو ہمارے خداوند کا یہہ فرمان کافی جواب ہے۔ "اے باپ تو نے ان باتوں کو داناؤں اور عقلمندوں سے چھپایا۔ اور نادانوں پر ظاہر کیا۔ اے باپ تجھے یوں ہی پسند آیا"۔ اور جب رسولوں کے عہد میں یہودیوں نے سخت مخالفت مسیحی دین کی کی تو رسولوں نے اُنکو صاف کہا۔ کہ اب ہم غیر اقوام کیطرف رجوع کرینگے۔ سو یاد رہے کہ جب انسان مغرور بنکر خدا کو رد کرتا ہے۔ تو خدا بھی اُسکو چھوڑتا ہے۔ کہ وہ اپنی راہ پر جاوے۔ سیالکوٹ امریکن مشن کو قریباً تیس برس پنجاب میں ہوئے۔ مدت تک اُس مشن کا کام ہندو و مسلمانوں کے درمیان رہا۔ جب اُنہوں نے خدا کی بخشش کو قبول کرنا منظور نکیا تو چند عرصہ سے اُنہوں نے انجیل چھوٹی قوموں کے سامنے پیش کی۔ اور اُسپر خدا نے ایسی برکت دی۔ کہ اب مشکل سے کوئی گاؤں نظر آتا ہے۔ جسمیں دو چار مسیحی نہ ہوں۔ ہم اس مشن کی پوری رپورٹ کسیوقت شائع کرینگے۔ +

اب رہی یہہ بات کہ شریف مسیحیوں کا برتاؤ اِن قوموں سے کیسا ہے۔ یہہ بات نہایت افسوس کے قابل ہے۔ کیونکہ اُنکا تعلق اِن غریب مسیحیوں سے ایسا ہے جیسے کہ شریف غیر اقوام کا زیادہ تر افسوس کی بات یہہ ہے کہ جو اُنکے دینی اُستاد ہیں اور انجیل کی تعلیم اُنکے سامنے پیش کرتے ہیں۔ وہ خود اُنسے نفرت کرتے ہیں۔ اِس نفرت انگیزی سے ہمیشہ فساد کی بو نکلا کرتی ہے اور یہہ نفرت اُنکی کس قسم کی ہے۔ کھانے پینے بیٹھنے اُٹھنے میں جب ایک مشنری صاحب سے دریافت کیا گیا۔ کہ آپ کیوں اُنسے نفرت کرتے ہیں۔ تو جواب دیا کہ اگر ہم اُنسے عام طور پر برتاؤ رکھیں تو ہندو مسلمان ہمسے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ اِسلئے ہم اُنسے صرف تعلیم اور بپتسمہ کے سوائے کسی اور کام سے تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ افسوس!!! +

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

افسوس کی بات یہہ ہے کہ جو مسیح خداوند کا اقرار کریں اُنسے تو نفرت اور جو اُس سے دشمنی کریں اُنسے میل جول۔ اپنے ہی دلوں میں انصاف کرو کیا یہہ مناسب ہے۔ +

کیا اِسطرح قومیت میں ترقی ہوتی ہے؟ یہہ صورت ترقی کی نہیں۔ جب دین کے ہادی ہی ایسے نمونہ دکھلاویں۔ تو اوروں سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ ہمارے خداوند نے سامری عورت سے پانی مانگا تھا۔ مگر جب یہہ ہمارے بزرگ اِن مسیحیوں کے درمیان جاتے ہیں تو اُنسے آٹا دانا تک لے لیتے ہیں۔ اور ہندو مسلمانوں کے ہاں پکوا کے کھاتے ہیں جس سے اُن بیچاروں کے دلوں پر سخت چوٹ لگتی ہے۔ اور ہم بآواز بلند کہتے ہیں کہ یہی لوگ اُنکے ٹھوکر کھلانیکا باعث ہوتے ہیں۔ اب ایسے اصحاب سے ہمارا ایک سوال ہے۔ امید ہے کہ وہ مہربانی سے ہمکو اِسکا کافی اور تسلی بخش جواب دینگے +

جب یہہ لوگ خدا کی بادشاہت میں یکجا ہونگے

* حاشیہ یہہ ایک دو گرہ اقوام سے قوم ہے جو قریباً پنجاب کے بھنگیوں کے برابر ہوتی ہے۔ صرف اتنا ہے کہ یہہ لوگ میلا کام نہیں کرتے یا تو جلاہے کا کام کرتے یا کھیتی باڑی۔ ایڈیٹر

تو اُس وقت آپ کیا کہینگے - ؟ +

اِس سوال کا جواب ہم سیالکوٹ ڈیبیٹنگ کے دیسی پادریوں سے چاہتے ہیں - +

آخر میں ہم التماس کرتے ہیں کہ خدا کے اور مسیح کے واسطے خوب جماعتوں کو قبول کرو - اور جہانتک ممکن ہو سکے - قومیت کے درخت کو مضبوط کرو - تاکہ خداوند کا جلال ہر صورت سے ظاہر ہو - ہم ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن امرتسر سے بھی ملتجی ہیں کہ وہ ایسی باتوں کیطرف توجہ کرے - تاکہ مسیحیوں کے درمیان ذات پات کی تمیز اُٹھجاوے - اور خداوندی بادشاہت حاصل جاوے - اور ایک ہی گلّہ اور ایک ہی گڈریا ہو جاوے - ہمکو پوری امید ہے کہ ہمیگ بہتر ہے - و دیگر اقوام کے کینہ خیالات شریف مسیحیوں سے جلد تعلیم سے بہت جلد دور ہو جاینگے - + باقی آئندہ

ریمارک

رسالہ

شحنۂ حق پر

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہمنے کسی گذشتہ پرچہ میں آریا صاحبان کی تصنیفات پر کچھ ریمارک دیئے تھے - جنمیں سے ایک رسالہ کا نام "رسالہ سرمہ چشم آریا کی حقیقت اور مرزا غلام احمد صاحب کے فن فریب کی کیفیت" تھا - منجملہ جسکے بعنوان رسالہ مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیف اور آریوں کی تردید میں ہے - ہمارے پاس ایک دوست نے بغرض ریویو بھیجا ہے - اِس قدر گنجایش تو نہیں کہ اسپر پورا ریویو لکھا جاوے - اور نہ اسقدر فرصت ہے مگر ہاں اِس لحاظ سے کہ جب ہمنے آریونکی کتاب پر کچھ نوٹ دیئے تھے - تو مناسب ہے کہ اُنکے جواب پر بھی کچھ لکھا جاوے -

(۱) اِس رسالہ میں مرزا غلام احمد صاحب نے کوشش کی ہے کہ وہ اُن الزاموں سے بری ہو جاویں جو آریوں نے اُنکے فن فریب کی نسبت عائد کئے تھے - لیکن انصاف یوں ہے - کہ مقابل الزام بریت کے لئے جواب کافی نہیں - **الف** عاقوائل کی نسبت جو جواب دیا ہے - وہ کچھ قوی دلائل پر مبنی نہیں ہے - اور کچھ ایسا ثبوت دیا ہے جس سے کہ آریوں کا دعویٰ رد ہو سکے - صرف اِس قدر کہہ دیا ہے کہ ہمارے اشتہار سے یہہ بات ہرگز نہیں پائی جاتی - منصفوں کے نزدیک یہہ کچھ جواب نہیں - **ب** قرض کا جو مرزا پر الزام لگایا گیا - اور جاگیر کے فروخت ہونے اور تنگی گذارہ کرنے (حالانکہ یہہ اعتراض آریونکی نالایق عقل کا نتیجہ ہے کیونکہ عقلمند ایسی باتونکی پرواہ نہیں کیا کرتے) کی نسبت جو کچھ لکھا گیا - چند سطروں میں مرزا صاحب نے گویا خاموشی نیم رضا کے برابر جواب دیا ہے - خیر ہمیں اِس سے کچھ غرض نہیں - ہاں البتہ اتنا تو ضرور معلوم ہوتا ہے - کہ آریونکی تحقیق میں کچھ شک نہیں - **ج** مسمی جان محمد مسجد کے امام کے لڑکے کی بابت جو جھوٹ الہام کا الزام تھا - اُس سے مرزا صاحب صاف انکار کرتے ہیں - اور تحریری ثبوت بھی امام مذکور کا درج کیا ہے - اگر یہہ سچ ہے - تو آریونکی تحقیق باعث شرم ہے کہ وہ جھوٹ سے کسی پر بہتان لگایا کرتے ہیں - ایسا کرنا انسانیت اور شرافت سے بعید ہے - اب مناسب ہے کہ یا تو مرزا صاحب کی اِس تحریر کا بطلان ظاہر کریں یا اپنی غلطی کا اقرار کریں +

(۲) ایک خوبی اِس رسالہ میں یہہ ہے - کہ آریوں کیطرح پرسنلٹی پر حملہ نہیں کیا گیا - بلکہ ویدوں کے اصولوں اور آریوں کے خیالوں پر حملہ کیا ہے - اور اسمیں مرزا صاحب نے نہایت خوبی اور زور و دلائل سے ثابت کیا ہے کہ صفات الٰہی کی نسبت ویدوں میں کچھ بھی نہیں اور اگر کچھ ہے بھی - تو وہ اُس باری تعالیٰ کی ذات و صفات کے خلاف ہے - اور یہہ بات ویدوں ہی کی شرتیوں سے ثابت کر کے کھول دی ہے - لیکن افسوس ہے کہ آریوں کو تو **عقل - انصاف -** **سچائی** - سے ظاہراً دشمنی اور بیر ہوا کرتا ہے - وہ کب ان باتوں کو قبول کرنے لگے ہیں ورنہ اگر کچھ بھی سچائی سے مس ہوتے اور بیجا تعصب کو دور کریں - تو وہ جان سکتے ہیں کہ جو اصول انسان کی نجات کی بابت ویدوں سے نکلتے ہیں - وہی انسانی بربادی کا باعث ہیں - اِس معاملہ میں تو ہم مرزا صاحب کی لیاقت کے قائل ہیں کہ اُنہوں نے ایک ایسی چوٹ آریوں کے اصولوں پر لگائی ہے - کہ قیامت تک نہ بھریگا - کیونکہ اِن باتوں کا جواب اُنسے کچھ بن نہیں آتا - اور آریا نام کی بابت جو کچھ اُنہوں نے تحریر فرمایا بالکل ٹھیک ہے - اور اُسپر جو جناب پادری ٹامس ہاول صاحب کا بیان جو نور افشاں میں شائع ہو چکا ہے اِس رسالہ میں درج کیا گیا ہے - اُسنے مرزا صاحب کے بیان کو اور بھی وثوق دیدی ہے - اور اِن باتونکا آریا جواب ہی کیا دینگے +

(۳) اگرچہ آریا صاحبان کا غلیظ زبان سے بزرگوں کو دشنام دہی ظاہر ہو اور مرزا صاحب جو اپنی تصنیفات میں تہذیب اور سنجیدگی کا کام لیکر تو مین کی ہیں مگر اُنہوں نے بہت جگہہ سخت الفاظ استعمال کئے ہیں چنانچہ صفحہ ۵ اور ۱۰ میں بعض اُن آریوں کے لئے تعریف کی ہے جو اُنکے دشمن ہیں اور کہ جو اُنکے جھوٹ کا فیصلہ کرینگے - یہہ مرزا صاحب کی بردستی ہے کیا اِسطرح کسی دین کی خوبیوں کا فیصلہ ہو سکتا ہے - اِن باتوں سے تو مخالفین کے دل اور بھی سخت ہوتے ہیں +

(۴) صفحہ ۱۱ میں مرزا صاحب صفات الٰہی کی نسبت لکھتے ہوئے یہہ تحریر فرماتے ہیں **قولہ** ہاں بائبل میں کچھ صداقتیں تھیں مگر عیسائیوں اور یہودیوں کی خائنانہ دست اندازیوں نے اُنکے خوبصورت چہرہ کو مکروہ کر دیا - **اقولہ** خوب مرزا صاحب آخر آپکے الہام کا یہی نتیجہ ہوتا ہے آپ اپنے ہر ایک رسالہ میں ضرور کچھ نہ کچھ حملہ عیسائیوں پر کر ہی دیتے ہیں خواہ موقعہ ہو یا نہ ہو - یہہ دعویٰ آپکا ایسا صریح البطلان ہے - کہ آجتک کوئی محمدی اِس دعوے کو ثابت نہیں کر سکا - صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے جناب من اگر آپکے پاس اِس بات کا کچھ ثبوت ہے - تو پیش کیجئے - اگر نہیں تو کیوں بے فائدہ دوسروں پر جھوٹ الزام لگاتے ہو - یہہ آپ بھی جانتے ہیں کہ یہودی مسیحیوں کے جانی دشمن ہیں اگر مسیحی بائبل کے خائن ہوتے - تو کیا یہودی اُنکو چھوڑتے - یا اگر یہودی ایسا کرتے تو کیا مسیحی اُنکی جان کے خواہاں ہوتے - کیا مسیحیوں کے لئے یہہ حکم نہیں لکھا گیا - "اگر کوئی اِن باتوں میں کچھ بڑھاوے تو خدا اُن آفتوں کو جو اِس کتاب میں لکھی ہیں اُسپر بڑھائیگا - اور اگر کوئی اِس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خدا اسکا حصہ کتاب حیات سے اور شہر مقدس سے اور اُن باتوں سے جو اِس کتاب میں لکھی ہیں نکال ڈالیگا" مکاشفات ۲۲ : ۱۸ و ۱۹ - اور یہود کے لئے بھی حضرت موسیٰ کا ایسا ہی صاف حکم ہے چنانچہ استثنا ۴ : ۲ میں لکھا ہے جو میں تمہیں فرماتا ہوں کچھ زیادہ نہ کیجیو اور نہ اسمیں کم کیجیو تاکہ تم خداوند

کیا یہہ خوفناک حکم نہیں - عیسائی اور یہودی کلام الٰہی کے امانت دار ہیں محمدیوں کی طرح چور نہیں جو سالکو اصل پر ترجیح دیتے ہیں — اور آپ جو قرآن کو بائبل سے افضل بتلاتے ہیں اُسکے جواب کے لئے رسالہ ۳

مراسلات

بقیہ قدیم ہندوں میں گائے کا گوشت

مدھوپرکا

یہہ ضیافت کی ایک رسم تھی۔ اور وہ جنکے لئے اِسکے ادا کرنے کا حکم تھا یہہ تھے یعنے رِتوِگ بادشاہ۔ دُلہے۔ ویدوں کے طالب العلم جو اپنے علم تمام کرکے گھر کو واپس آتے تھے۔ اچاریا یا اُستاد جو ایک برس کی غیر حاضری کے بعد گھر آتے تھے۔ سُسر۔ چچا۔ اور سارے اعلیٰ درجے کے آدمیوں کے لئے۔ اور رسموں کے بعد مدھوپرکا لایا جاتا تھا۔ جسمیں دہی اور شہد شامل تھے۔ اگر شہد نہ ہو تو مکھن اِسکے عوض لیا جاتا تھا۔ وغیرہ سان کو کھانے کے بعد ایک گائے لائی جاتی تھی اور مہمان کی نذر کیجاتی تھی جسپر وہ کہتا تھا "کہ میرا گناہ ناس ہوا ناس ہوا میرا گناہ"۔ اور تب گائے کے ذبح کرنے کا ارشاد کرتا تھا۔ اسپر مہماندار کسی مناسب دیوتا کے نام سے گائے کو قربان کرتا تھا۔ اگر یہہ آرزو ہوتی کہ گائے کو کھول کر کے چھوڑ دیجاوے تو مہمان یہہ منتر پڑھتا تھا "یہہ گائے رودرن کی ماں ہے اور وسس کی بیٹی ہے آدیتا کی بہن اور ہماری خوشی کی کھونٹی ہے اسلئے میں سب داناؤں کو سنجیدگی سے کہتا ہوں کہ اِس بے گناہ پاک گائے کو نہ مارو۔ اُسے پانی پینے دو اور گھاس کھانے دو"۔ تب وہ اُسے چھوڑ دینے کے لئے حکم کرتا تھا۔ اور وہ چھوڑ دیجاتی تھی۔ لیکن تاکہ کوئی یہہ گمان نہ کرے کہ مدھوپرکا بغیر گوشت ہو سکتی تھی۔ آس ولایانہ تاکید کرتا ہے کہ کوئی مدھوپرکا بغیر گوشت کے منایا نہ جاوے اور اُسکا مفسر گرگنارایا کہتا ہے کہ جب جانور قربان کردیا گیا ہے تو اُسکا گوشت ضیافت کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اگر وہ چھوڑا جاوے تو اور ذریعوں سے گوشت حاصل کیا جاوے لیکن کسی صورت میں ضیافت اِس چیز کے بغیر نہ ہووے۔ +

الحاصل ہر طرح ثابت ہے کہ قدیم ہندو گائے نہ صرف قربانی کرتے تھے بلکہ شوق سے اُسکا گوشت کھاتے تھے اور ایسا کرنے کے لئے اُن کی قدیم کتابیں سخت تاکید کرتی ہیں۔ ہاں ضیافت میں بھی اِس گوشت کے استعمال کی ہدایت ہے۔ +

گاؤ کا گوشت ترک کرنیکا سبب

گائے کھانے کو ترک کرنے کا سبب وہ قیاس نہیں ہے جو ہمنے شروع مضمون ہذا میں ذکر کئے تھے لیکن کچھہ اور ہی ہے۔ چنانچہ آدتیا پران میں اور باتوں کے ساتھہ یہہ ذکر بھی ہے کہ کل جُگ میں مدھوپرکا گائے ذبح کرنے کے بغیر منایا جائے "اِس لئے کہ اِس قسم کی باتوں سے کل جگ کے شروع میں اشرافوں اور عالموں نے انسان کی بھلائی کیخاطر منع کیا ہے معزز شخصوں کا نمونہ ویسا ہی قوی ثبوت ہے جیسا وید کا ہے"۔ ورہی ہنارد یا پران میں اِسکے علاوہ یہہ باتیں منع ہوئی ہیں یعنے سمندر میں بیڑے کا ڈوبا کر مارنا۔ سرادھوں میں گوشت کھلانا۔ انسانی قربانی گھوڑے کی قربانی۔ گو سیدھا قربانی۔ اور ویدوں والے سمجھا جنمیں چوپایوں کی قربانی شامل تھی۔ اِس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے اور صاف ظاہر ہے کہ پہلے سچ مچ گائے بیل اور گھوڑوں وغیرہ کی قربانی ہوتی تھی اور گائے کا گوشت کھایا جاتا تھا۔ اور کل جگ کے شروع میں بعض لوگوں نے اِس سے نفرت دکھائی اور اُنکے نمونہ کی پیروی کی ہدایت پرانوں میں کیگئی ہے۔ +

لیکن یاد رہے کہ یہہ بیان اُپاپرانوں کے ہیں جو ویدوں اور سمرتی کی تعلیم کو رد کرتے ہیں اور یوں اپنے تئیں گویا ویدوں وغیرہ سے برتر ٹھہراتے ہیں۔ مگر یہہ نہیں ہو سکتا کہ اُپاپران ویدوں وغیرہ کو رد کر سکیں کیونکہ اُنکے مقابل میں پرانوں کا بہت ہی کم درجہ ہے۔ بلکہ پرانوں سے بھی کم ہے۔ چنانچہ اول وید (سرتی)۔ دوم سمرتی۔ سوم سمتی۔ چہارم پوران اور پنجم اُپاپران۔ اِس حال میں اُپاپران ویدوں اور سمرتوں کی تعلیم کو کیونکر برطرف کر سکتے ہیں جسحال کہ ختیا میں ویدوں کے برابر نہیں مانے جاتے۔ اور ان اُپاپرانوں کی عمر صرف گیارہ یا بارہ سو برس کی ہے۔ ایک اور کتاب ہے یعنے نیرنیاسندھو۔ اُسکا مصنف یوں کہتا ہے کہ جو کام بہشت کو نہیں لے جاتے اور عام رائے کے مخالف ٹھہرائے جاتے ہیں وہ نہیں کرنے چاہئیں۔ چنانچہ بڈھے ہوئے برہمنوں کے لئے بڑے سانڈھوں اور بڑی بچھیروں کا قتل اگرچہ شرعی بات ہے تاہم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ عوام کو اِس سے نفرت ہے۔ بیہودہ قانون ہمیشہ سے مقرر ہوا ہے کہ گائے جو متبرک اور ورونا کی ذبح کرنے کے لائق ہے یا بانجھہ گائے یا جو ایک دفعہ بچہ دیکر بند ہو گئی ہے قربانی کیجاوے تاہم ایسی قربانی عام دلسوزی کے برخلاف ہونیکے سبب نہیں کرنی چاہئے۔ اِس بیان سے بھی قدیم ہندوؤں میں گائے کا قتل کرنا ثابت ہے اور امتناع جدید بھی ظاہر ہے اور منع ہونیکا وہ سبب نہیں ہے کہ وہ قربانیاں نقلی ہوا کرتی تھیں بلکہ اُسکے برخلاف اُنکا حقیقی ہونا ثابت ہے اور سبب بھی یہہ لکھا ہے کہ عام رائے یا عام خیال کے برخلاف ہے اسلئے نہیں کرنی چاہئے۔ یہہ ویدوں کا حال ہے کہ اُسکے احکام کی یہہ قدر ہے۔ اُنکے وعظ بھی اُنکی اس فلت سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ قربانی وید مذہب کی جزو اعظم تھی اور جب ہی کو نہ صرف ہندو بلکہ آجکل کے آریہ بھی خارج کرتے ہیں تو وید مذہب کا تو باقی کچھہ نہیں رہتا +

مگر سوال لازم آتا ہے کہ عام رائے میں یہہ تبدیلی کیونکر ہو گئی کہ جسکے اثر کیا کہ قدیم گاؤ کُشی اب ہندوؤں کو بری لگنے لگی اور عام خیال ویدوں کی تعلیم کے برخلاف ہو گیا؟ اُسکا سبب بدھ کا مذہب تھا جسنے قربانیوں کے برخلاف بڑی کامیابی کے ساتھہ سکھلایا۔ اور برہمنوں نے معلوم کیا کہ جیو رکھیا کا خیال لوگوں میں قوی طور سے ہو گیا ہے تو وہ ہونے اور بدلے پرانوں میں درج ہونے لگیں جنکا ہمنے ذکر کیا ہے۔ اور عام رائے کو اختیار اور سند میں وید کے برابر قرار دیا۔ پس اگرچہ بدھ ہوا ویدک دہی ہو جسکی تعلیم کو ہمارے بزرگ ناپسند کر کے لوگوں نے عموماً چھوڑ دئے تھے اور یہہ آریہ لوگ جو ہندو کے پیرو ہوکر لوگوں کو ویدوں کیطرف لاتے ہیں بڑی حکمت عملی سے کام کرنا چاہتے ہیں اور رسم زمانہ کے لحاظ سے گاؤ کُشی کو بُرا بتلاتے ہیں بلکہ ویدوں میں اُسے نذارد بتلاتے ہیں۔ مگر ویدوں اور دیگر قدیم کتابوں سے یہہ بات بالکل ثابت ہے اسحالمیں سوچ سمجھکے چال چلو جو تمہیں نے پیش کی ہیں رنج دہی کے لئے نہیں لیکن

نظیر علی لکھنوی اور پادری نیوٹن صاحب

ایڈیٹر صاحب نور افشاں

اگرچہ آپ نے اخبار عالم تصویر کے کارسپانڈنٹ نظیر علی لکھنوی کو دندان شکن جواب دیئے۔ مگر وہ ابھی تک اپنی تان الاپے جاتے ہیں۔ ۱۵ مئی کا پرچہ وزیر ہند سیالکوٹ میری نظر سے گذرا جسمیں ن۔ ع لکھنوی صاحب نے ایک نیا سوانگ بدلا۔ اخبار عالم تصویر میں تو خیر وہ سچی جھوٹی واقعات پر بحث کرتے تھے۔ اسمیں تو انہوں نے خوب ہی اپنی لیاقت کو آزمایا۔ اسمیں آپ نے ایک فرضی نوحہ اُن لڑکوں کی جانب سے جنکا مقدمہ لودیانہ میں ہوا۔ شائع کر دیا ہے اگرچہ اُس نوحہ میں اپنی لیاقت کے خوب جوہر دکھلائے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ رند کی حق تلفی کی۔ کیونکہ دیوان رند کی اُس غزل کو لیکر جسکا مطلع یہہ ہے۔

کھُلی ہے کنج قفس میں میری زباں صیاد
میں ماجرائے چمن کیا کروں بیاں صیاد

کچھ لفظ بڑھا گھٹا کر ایک فضول اور فرضی نوحہ دھر گھسیٹا ہے۔ اور حضور کو اصلی واقعات کی بابت تو کچھ خبر ہی نہیں جبھی تو اُنکے نوحہ کا مطلع یہہ ہے۔

کھُلی ہے قید مشن میں میری زباں نیوٹن
میں ظلمہائے مشن کیا کروں بیاں نیوٹن

اگرچہ اِس نوحہ کا جواب دینا چنداں ضروری نہیں تھا۔ تاہم اسلئے کہ یہہ لکھنوی صاحب عوام کو دھوکا دینے سے باز نہیں آتے ہیں اُن لڑکوں کا اصلی حال اور اُنکے دلی خیالات اور اُنکے حسب حال اسی وزن اور طرح پر ذیل میں چند اشعار تحریر کرتا ہوں جس سے یقیناً سب کو معلوم ہوگا کہ وہ بچے مشن میں رہنے سے تنگ نہیں بلکہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں +

کھُلی ہے مشن کے صدقہ میری زباں صاحب
میں حمد ہائے مشن کیا کروں بیاں صاحب
نہیں ہے آپ کو معلوم کچھ ہمارا حال
اسی مشن سے بچی ہے ہماری جاں صاحب
ہماری بات تھی ورد گوش کے قابل
بنالی آپ نے پر خوب داستاں صاحب
نہ آتے مشن میں گر زندہ کس طرح رہتے
خبر نہیں ہے کہ پھرتے کہاں کہاں صاحب
خدا سے مانگتے ہیں آپکی ترقی علم
سُنائی ہیں جو نئے دشمنے گالیاں صاحب
نہیں ہو جانتے وہ کون اور کیسی ہے
وہی کہ کہتے جسے ہو ہماری ماں صاحب
یہی ہے سچ کہ کیوں ایسی ماں کے پاس آئے
چبانے دانتوں میں ہیں اپنی انگلیاں صاحب
ہیں مشنری ہی یتیموں کے واسطے ماں باپ
کہ مفت دیتے ہیں صدہا کو آب و ناں صاحب
ہیں مشنری ہی سے ہم پہ مہرباں ایسے
نہ ہوتا باپ بھی ہے ایسا مہرباں صاحب
کریں ہیں گو ہمیں صد شکر صاحبان مشن
ہوئی ہیں باپ کی گو خاک ہڈیاں صاحب
خوشی سے اپنی ہم عیسائی ہوئے ہیں
یقین کیجئیگا آپ بے گماں صاحب
عجیب قصہ ہے دلچسپ اک حکایت ہے
خوشی ہماری پہ ہیں آپ نوحہ خواں صاحب
مسیح کیواسطے سہنے کو ہیں ستم تیار
نوید امن ہے بیداد دشمناں صاحب
سہینگے ہنس کے زمانہ کے طعن و لعنت کو
کرینگے زہر بھی گر ہو قبول جاں صاحب
نہ دین حق کے کبھی منکر نہیں ہو وینگے
پڑیں جو پاؤں میں بالفرض بیڑیاں صاحب
نہ مشنری نہ انجیل کو بُرا کہئے
نہیں ہیں جانتے آپ انکی قدر دشناں صاحب
خدا کیطرف سے سب مشنری کہ ہمبر ہیں
زمیں پہ دیتے ہیں شاہی آسماں صاحب
خوشی سے سُنتے ہیں ہم بدزبانیاں سبکی
نئی نکالے طرز ستم میاں صاحب
رفیق مشن ہیں جبتک ہے دم میں دم باقی
نہیں ہیں بھاگتے جبتک ہے جا میں جاں صاحب

راقم

نور افشاں

دبیر فلک ۔مرحبا دبیر فلک۔ جو کچھ آپ نے اپنے اشعار میں تحریر فرمایا۔ ایک نکتہ بھی واقعات کے خلاف نہیں۔ ہم نے اکثر اُن لڑکوں سے پوچھا۔ کہ آیا وہ یہاں مشن میں رہنے سے خوش ہیں یا اپنی ماں کے پاس جائینگے۔ اُنہوں نے صاف کانوں پر ہاتھ دھرے۔ اور کہا کہ خدا کے لئے ہمکو یہاں سے نہ نکالو۔ ہم ماں کے پاس جانا نہیں چاہتے۔ ہم دبیر فلک اسکے نہایت ہی شکرگذار ہیں کہ ہمکو آپ نے اِس نوحہ سے سبکدوش کیا آپ ہمارے شکریہ کو قبول فرماویں +

مختلف واقعات

فیروزپور سے ایک صاحب نے تحریر فرمائے ہیں کہ یہاں چند روز سے پریسبٹیرین مشن کیجانب سے ایک چھوٹا سا ہسپتال کھولا گیا۔ ہسپتال کے مبارک افتتاح کے وقت بشپ صاحب لاہور۔ (اتفاق سے اسموقعہ پر یہاں تشریف فرما تھے) کرنیل دالرد صاحب بہادر محترمہ صاحبہ چیلین صاحب فیروزپور و دیگر مشنری لیڈی صاحبان و دیسی مسیحی خدا کی شکرگذاری کے لئے موجود تھے اِس موقعہ پر بشپ صاحب اور پادری الیف جے نیوٹن صاحب کی تقریر نے سامعین پر ثابت کر دیا۔ کہ یہہ صرف خدا کا کام ہے اسمیں کسی قسم کی دنیوی غرض نہیں یہاں کے لوگ پادری نیوٹن صاحب کو درحقیقت بہت پیار کرتے ہیں چنانچہ اسی الفت کے باعث انہوں نے آپ سے آپ اسی مشن ہسپتال کے لئے چندہ جمع کیا ہے اور صاحب موصوف بھی انسے بہت محبت رکھتے ہیں اور انکے مرغوب

کو نہایت پیار اور محبت سے دیکھتے اور دوائی دیتے ہیں۔ +

وہی صاحب یہہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ مسٹر عیسی الرحمن چند دلعل جو گذشتہ دنوں فیروزپور میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھے۔ اور امتحان مقابلہ میں اوّل رہے تھے۔ اور اب جھنگ میں تعینات کئے گئے ہیں۔ انکا دوسرا بھائی انجینرنگ امتحان رڑکی کالج میں اوّل درجہ کامیاب ہوا ہے۔ اور انعام میں ایک ہزار ۲ سو پچاس روپیہ حاصل کیا۔ خدا نے اس شریف خاندان پر ایسی برکت بخشی ہے کہ ایمانداری اور شرافت انکے حصہ میں ہے۔ اِس لائق جوان نے انعام کا دسواں حصہ یعنے ایکسو ۲۵ روپیہ رڑکی مشن کے پادری صاحب کی خدمت میں بھیجا اور التماس کی کہ اس غریب کی نذر کو قبول فرمائیے۔ باقی اپنے باپ کے قدموں میں جا رکھا +

نورافشاں والدین کی بہبود اور حقیقی دینداری کا نتیجہ ہے۔ +

جنڈیالہ ضلع امرتسر سے ایک غیر معمولی نامہ نگار تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں ایک عورت نے کنوئے میں گر کر خودکشی کی۔ ڈپٹی انسپکٹر تھانہ جنڈیالہ موقعہ پر تشریف لیگئے اتفاق سے انکی گھوڑی ایسی اچھلی کہ تھانہ دار صاحب نیچے آرہے اور سخت ضربات لگیں۔ کہ بدحواس ہو گئے۔ یہانتک کہ گھر پر ڈالکر تھانہ پہنچایا۔ ڈاکٹر یوحنا بلائے گئے۔ جنہوں نے نہایت ہوشیاری اور خوبی سے علاج کیا۔ کہ مریض کو تیسرے دن صحت کلی حاصل ہوئی۔ +

نورافشان۔ ضربات بھی تو پھر ایسی ہی لگی ہونگی۔ +

لاہور رفیق ہند کیطرف سے ۲۰ تاریخ ہمکو ایک سرکلر ملا جسکی نقل ذیل میں درج کرتے ہیں +

"کمال مسرت کے ساتھ یہہ فقرہ لکھا جاتا ہے کہ آج بتاریخ ۱۷ مئی ۱۸۸۹ء عدالت چیف کورٹ پنجاب سے شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور کی بریت کا حکم سنا دیا گیا۔ مفصل حال آئندہ پرچہ میں لکھا جائیگا۔ تینوں ملزم جو شیخ صاحب کے ساتھ زیر مواخذہ تھے وہ بھی بالکل بری کئے گئے"۔ ہم اس غائبانہ عنایت کے صاحب رفیق ہند کے مشکور ہیں +

شاہپور سے ایک کرمفرمائے لکھتے ہیں کہ عدالت ضلع شاہپور میں ایک کھتری نے کسی مسلمان پر جھوٹا قرض کا دعویٰ کیا۔ صاحب اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت سے اُسکا جعل ثابت ہوا۔ یہی جعلی ثابت ہوئی۔ اس جعل کا عوض کھتری کو عدالت سے دو برس قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی ڈگری عطا کی گئی۔ +

نورافشاں۔ بہت خوب لیسے ایسے جعلسازونکو اگر خوب تنبیہہ ملے تو غریب بیچارے بھی آرام سے زندگی بسر کرینگے ان بانیوں نے تو لوٹ کھایا ہے +

مشق ریاضی

سوالات حل طلب

سوال اوّل جماعت چہارم کے واسطے

میں نے ایک روٹی کا ۱/۱۲ کا ۲/۵ کا ۲/۳ حصہ کھالیا۔ اور باقی کا ۱/۹ کا ۵/۷ کا (۲+۱)/(۲+۵) میں نے فقیر کو دیا۔ بتاؤ کہ میں دوسرے فقیر کو کیا دوں کہ میرے پاس ۱۲۰/۱۲۸ بچ رہے۔

سوال دویم جماعت سوم کیواسطے

ایک شخص کے ایک دن کا خرچ ۱۲ر ۱/۲ پائی ہے اور ہفتہ وار بچت ۳ پائی ۴ر آنہ ۲۵ روپیہ ہے تو ۱۹ سال کی آمد بتاؤ۔ +

ایک شخص نے ۲۱۲ بیل فی بیل ۶ پائی ۱۵ آنہ ۵۰ روپیہ کے حساب سے خریدے اور اُنکے بدلے ۹۶۰ بھیڑ بکری دیں۔ تو ہر ایک بھیڑ کی کیا قیمت ہے +

ایک شخص نے ۲۱۹ کبوتر ۳ پائی ۲ر آنہ کے حساب سے اور ۹۲۰ فاختہ ۵ پائی فی فاختہ اور ۱۴۴۰ تیتر فی تیتر ۷ پائی کے حساب سے خریدے۔ اور منجملہ ۱۴۰ جانور مر گئے۔ تو بتاؤ کہ باقی کی اوسط قیمت کیا رکھے کہ ۲ پائی۔ ۴ر آنہ ۱۵ روپیہ نفع ہو۔ +

راقمان

جہان خان متعلم جماعت چہارم دوست محمد خان متعلم جماعت سوم ابتدائی سکول اچھالی ضلع شاہپور۔ +

غزنی اور کابل کا رستہ کھلا ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غلزئی لوگونکی بغاوت اب تک بہت بڑی نہیں ہے۔ +

کابل کی تازہ ترین خبروں کے جو خطوط وصول ہوئے انکی تاریخ تحریر ۲۹ اپریل تک دریافت ہوئی ہے اس تاریخ تک کابل کیحالت بدستور سابق تھی +

سننے میں آیا تھا کہ امیر کی دار السلطنت فوج سے بالکل خالی ہو گئی ہے۔ لیکن ۲۹ اپریل تک کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ابتک فوجکا ایک بہت بڑا حصہ موجود ہے +

قندھار سے جو خبر آئی ہے اس سے دریافت ہوتا ہے کہ وہانکی فوج ان دنوں بہت چوکسی ہو رہی ہے کیونکہ غلزئی لوگوں نے سکندر خان کی غفلت نے بہت بڑھا دی ہے۔ +

گیرگام واقعہ بمبئی میں تین دن نہیں ہوئے ایک اور صغیر سن برہمن کی شادی ہوئی جسکی عمر ۱۳ سال کی ہے۔ مسٹر ڈبلیو ویڈربرن صاحب ٹھاکر صاحب مروی۔ مسٹر قمرالدین طیابجی صاحب اور ایک اور بڑا مجمع ہر ذات اور مذہب کے شرفا اور مشہور اشخاص کا موقعہ شادی پر موجود تھا۔ مسٹر مادھو راؤ جنکے مکان پر یہہ شادی ہوئی شادی بیوگان کے بڑے حامی ہیں انہوں نے خود پیشقدمی کر کے ایک بیوہ سے شادی کی تھی حال کی شادی میں خوشی کے قابل یہہ بات ہے کہ دولہا دلہن دونوں کے والدین کی رضامندی سے ہوئی ہے۔

سرحدی خبر ہے کہ حسن زئی۔ چرک زئی۔ اور اکازئی لوگ شمالی نشیبی کالی پہاڑی پر اگرور کے میدان میں چھاپہ مارنے والے ہیں +

امیر کے ملازم محمد افضل خان کا بیان ہے کہ روس نے امیر کو گفتگو کیلئے بلایا تھا مگر انہوں نے انکار کیا + ک۔ن

ہندوستان اور انگلینڈ کے مساکین کا باہمی مقابلہ

شہر لنڈن میں پاگلوں اور مجنونوں کے علاوہ مسکینوں کی تعداد ۱۸۸۱ء میں ۹۴ ہزار ۲ سو ۴۲ تھی۔ اور ۱۸۸۱ء میں ایک لاکھ تین ہزار نو سو چھیانوے ہر چند بڑھتی دولت ہے تاہم وہ ہندوستان کا سا طوفان گداگراں کہاں۔ لنڈن میں ۳۲ لاکھ آبادی میں کم و بیش ایک لاکھ محتاج و مسکین نکلے اور ہندوستان میں تو نام خدا اگر نصفا نصف نہیں تو ایک چہارم حصہ میں تو شک ہی کیا +

دوربین سب سے زیادہ طاقت ور یورپ میں جو ملک میں جای ہے اُس سے چیز دو ہزار گنی دکھلائی دیتی ہے اِس طرح سے چاند جو دو لاکھ ۴۰ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے ایک سو بیس میل پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں سے چاند کے اندر کی بہت سی پہاڑ کی چوٹیاں نظر آتی ہیں +

آئرلینڈیوں کی ایک جدید دھمکی

آئرش ممبران پارلیمنٹ نے گمنشر و بیٹو لوگوں کو دھمکی دی ہے کہ اُنہوں نے قائم جب ائم بل پاس کرنے میں مدد کی تو اُنکے منہ سیاہ کئے جاوینگے اِسی کے ساتھ اہل آئرلینڈ کی جانب سے ایک اور دھمکی دی گئی ہے کہ اگر قانون پاس ہو گیا تو امریکہ سے آزاد منش لوگ بلوائے جائینگے کہ وہ آئرلینڈ کے بازاروں میں باغیانہ مضامین کا وعظ کریں اور جب انگلستان کی جانب سے اُنکی گرفتاری ہو تو جھٹ امریکہ سے لڑائی کرا دیں +

روس میں ایک اور سازش ظاہر ہوئی جسکا یہہ منشا ہے کہ موجودہ زار کو معزول کر کے اُن کی جگہہ اُس لڑکے کو جو سابق زار کی بیگم پرنسس ڈلگروکے بطن سے ہے تخت نشین کیا جائے۔ +

ماسکو۔ روس۔ سے خبر آئی کہ ایک گروہ نہلسٹ نے جو سیبیریا کو جلا وطن ہوا۔ اُسنے بمقام شٹاس فُرک پر حملہ کیا۔ کوچبان کو گولی ماری اور دو گارڈ اُنکے ساتھ تھے وہ بھی مارے گئے ایک لاکھ بتیس ہزار کے کاغذی روبل اور چالیس ہزار کا سونا لوٹ لیا ان میں سے ایک گرفتار ہوا۔ اور وں کے نام اُسنے بتا دیئے +

دانش

اخبارات تار برقی

لنڈن۔ ۱۸ مئی۔ پہلا فقرہ مسودہ جرائم کا ۹۲ ووٹ کی کثرت رائے سے ہوس آف کامنس کی کمیٹی میں پاس ہو گیا ہوس آف لارڈز نے مسودہ اراضی ایرلینڈ کی نسبت گورنمنٹ کی ترمیموں پر تعطیل وائٹ سنڈائیڈ کے بعد تک بحث کرنا ملتوی کر دیا ہے +

لنڈن۔ ۱۹ مئی۔ اُس فہرست پر جو ہوس آف کامنس کی کمیٹی کے روبرو ہے مسودہ جرائم کے فقرہ دوم کے متعلق ایک سو ترمیم درج ہیں +

سینٹ پٹرزبرگ۔ ۱۸ مئی۔ پانچ نہلسٹوں کو جو اِس سازش میں شرکت رکھتے تھے جو زار کے قتل کے نسبت حال میں کیگئی تھی پھانسی دی گئی ہے +

سینٹ پٹرزبرگ ۱۹ مئی۔ زار سرکاری جلوس کے ساتھ شہر نووچرکش میں داخل ہوئے۔ خبر ہے کہ چوبیس اشخاص اِس شبہ میں گرفتار کئے گئے تھے کہ وہ زار کے قتل کی سازش کرتے تھے +

پیرس۔ ۱۷ مئی۔ وزارت فرانس نے چیمبر آف ڈپیوٹیز کے ایک ووٹ کیوجہہ سے جسکے ذریعہ بجٹ کمیٹی کے مطالبہ برائے تخفیف اخراجات کی تائید کیگئی تھی استعفا دیدیا ہے +

پیرس۔ ۱۸ مئی۔ غالباً کونسل وزرا کے نئے پریذیڈنٹ ایم۔ ڈی فرلیسینٹ یا کلیمنسیو ہونگے۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہہ قضیہ طول پکڑیگا بڑی مشکل جنرل بولنگر کے رکھنے میں ہے جو فوج اور ملک میں عموماً ہر دلعزیز ہیں لیکن جرمنی کو اُنپر اعتماد نہیں ہے +

بقیہ روئداد جلسہ میونسپل کمیٹی لودیانہ

نمبر ۱۰۔ درخواست سردار علی محمد قصاب بدرخواست معافی فیس ذبحہ جلسہ چیوبلی رائے صاحب پریذیڈنٹ صاحب بہادر کہ نسبت انتظام بلی خانہ جات آمدنی محصول چنگی میں ترقی آنا معلوم ہوا ہے واسطے اِس فیس آئندہ کے حکم مناسب ہونا چاہئے کمیٹی میں پیش ہوئی + تجویز ہوئی کہ بالفعل اِسے کمیٹی سے روپیہ دیئے جاویں اور سردار علی محمد خاں صاحب کی خدمت میں لکھا جاوے بابت فیس ذبحہ کے آئندہ کوئی درخواست اِس کمیٹی میں نہ بھیجی جاوے کیونکہ کمیٹی بابت کے واسطے آئندہ کوئی امداد نہیں دیگی +

نمبر ۱۱۔ رپورٹ داروغہ چنگی بدرخواست عطاء انعام بابت چٹائی جو چنگی خانہ میں لگائی گئی کمیٹی میں پیش ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ مبلغ ۱۲ روپیہ صادر ہو

نمبر ۱۲۔ رپورٹ سب کمیٹی موجب رزولیوشن نمبر ۵ مورخہ ۲۱ مارچ بابت برآمدہ محمد اکبر کشمیری بمراد دیئے جانے اجازت تعمیر برآمدہ کمیٹی میں پیش ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ حسب رائے سب کمیٹی اجازت دی جاوے +

نمبر ۱۳۔ روبکار جناب صاحب سول سرجن بہادر لودیانہ مشعر ہے کہ تنخواہ گھنیو تیدار عہ ماہوار ہونی چاہئے کمیٹی میں پیش ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ تا بجٹ سال آئندہ ملتوی ہے +

نمبر ۱۴۔ رپورٹ سب کمیٹی موجب رزولیوشن نمبر ۵ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۸۸۱ء بابت انتخاب لائے بعوض لالہ سالگرام بابو رام رتن و سید غلام محمد صاحبان مشعر مستحق ماہتی وظیفہ ہونے شاہ کے بہ نسبت گپت رائے و محمد انکے و رائے منشی رحیم بخش صاحب کو کوئی بھی مستحق وظیفہ نہیں کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ اجلاس آئندہ تک ملتوی ہے +

نمبر ۱۵۔ سوال کرم کشمیری بدرخواست تعمیر پل پیش دکان خود جانب شرقی محلہ متصل قبضہ گنج کے ہو۔ رائے صاحب پریذیڈنٹ کہ جاری اُسمیں یہیں میں اجازت تعمیر پل ہونی چاہئے چونکہ پہلے اِس تعمیر پر جو تعمیر سے ممانعت ہو چکی ہے۔ اِس سے کمیٹی میں پیش ہوا تجویز ہوئی کہ اجازت دیجاوے +

نمبر ۱۶۔ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ اپریل ۱۸۸۲ء مشعر الطلاع موقوفی سعادت ملوک الشکر معاینہ کاڈی شکرم۔ اطلاع ہوئی۔ *

نمبر ۱۸۔ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۸۲ء مشعر اسکے کہ صاحبان عالیشان چھاونی کمیٹی سے کچھہ تعلق نہیں کمیٹی میونسپل سے بلا قیمت علم [illegible] سے تو ایک روپیہ قیمت مقرر کیجیے۔ تجویز ہوئی کہ ذاتی ۲ ہم

[illegible]

۲ صاحب بریزیڈنٹ لائبریری کمیٹی سے منظور کئے جاویں بر منظوری کمیٹی میں پیش ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ تقرر ۳ نفر پنکھا قلیان کا حسب درخواست لائبریرین منظور کیا جاوے۔ +

نمبر ۲۱ ۔ درخواست میونسپل اوورسیر کہ موسم گرما آگیا ہے چاہ مستر کھولا جاوے اور آدمی پانی پلانیوالے مقرر فرمائے جاویں کمیٹی میں پیش ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ چاہ مستر کھولا جاوے اور منظور کیا جاوے کہ دو آدمی ایک ہندو اور ایک مسلمان پانی پلانیکے لئے بشرح فی کس ہر ماہواری کے زیر نگرانی ممبر حلقہ مقرر کئے جاویں

نمبر ۲۲ ۔ چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نمبر ۲۱ مورخہ ۱۵ اپریل ۹۶ء بجواب چٹھی محکمہ ہذا نمبر ۱۵۲ ۹۶ء بمضمون کمیٹی سو متعلقہ اپنی کی نسبت کارروائی کیا کرے۔ اور معاملہ حقیقت کے تحقیقات کرنے کے لئے اُنکے لئے ضرورت نہیں معہ ترجمہ اُردو کمیٹی میں پیش ہوئی + اطلاع ہوئی ایک ایک نقل اس ترجمہ کی میونسپل ممبران کے پاس اطلاعاً وہدایتاً بھیجی جاوے۔ +

نمبر ۲۳ ۔ تخمینہ تیاری پیر کی و چاہ بچہ محلہ بانگروں بہ تعداد للعہ تجویز ہوئی کہ کام تیار کیا جاوے کیونکہ کام ضروری ہے۔ +

نمبر ۲۴ ۔ تخمینہ مرمت نالی محلہ جہاں باجڑیاں بہ تعداد ۱۲ تجویز ہوئی کہ اسمیسٹ مرمت منظور کیا جاوے +

نمبر ۲۵ تخمینہ جات تیاری نالیات بہ تفصیل ذیل۔ تخمینہ تیاری نالی گذر بازار اعتبار خاں پچھاڑ غیر جراسیان تعداد ماسہ تخمینہ تیاری نالی چوک انحبا بازار نیاں سرک جیلخانہ بہ تعداد للعہ تخمینہ تیاری نالی کوچہ محلہ ڈھولیوال للعہ تخمینہ تیاری نالی جدید محلہ راہیاں بہ تعداد ۱۴ مع زمین بالا دم سو محلہ عقب نعلبنداں و تخمینہ مرمت نالی بہ تعداد للعہ تخمینہ تیاری نالی جدید محلہ ڈھولیوال معہ مرمت محلہ مذکور بہ تعداد للعہ ۔ محلہ ڈھولیوال متصل مکان شاہزادہ خلام حیدر بہ تعداد للعہ ۔ تجویز ہوئی کہ تا آنے منظوری بجٹ کے ملتوی رہے

نمبر ۲۶ ۔ تخمینہ مرمت نالی محلہ ڈھولیوال از چوک کمہاں قصاب تا بئزہ پل بہ تعداد للعہ تجویز ہوئی کہ تا آنے منظوری بجٹ کے ملتوی ہے +

نمبر ۲۷ تخمینہ تیاری فرش ہائے جدید بہ تفصیل ذیل۔ محلہ گھاٹی بہ تعداد مالعہ محلہ اواناں مالعہ محلہ کوچہ مغلاں از چوک بھاگا رنگریز تا محلہ سبزی فروشاں تجویز ہوئی کہ تا آنے منظوری بجٹ سال حال ملتوی رہے +

نمبر ۲۸ ۔ تخمینہ بھرائی ٹوبہ تحصیل کہنہ بہ تعداد اسعہ تجویز ہوئی کہ

لودیانہ

چیچک کا شہر میں بہت زور ہے۔ اور موسم کی خرابی کے باعث تپ بھی شروع ہے +

اِس ہفتہ شہر میں دو دفعہ آگ لگ گئی۔ اول ایک آتشباز کے مکان میں آتشبازی کو کسی طرح شعلہ لگنے سے خود بخود آگ لگ گئی جس سے مکان خاک ہو گیا۔ اور قریباً ۳ یا ۴ سو روپیہ کی آتشبازی پھک گئی۔ +

دوئم کرسچن ولیج کے متصل شہر کے ایک غریب مزدور کے گھر میں نہ معلوم کس طرح ۱۰ بجے رات کو آگ لگ گئی آن کی آن میں سب کچھ خاکسیاہ ہو گیا۔ اس جگہ کمیٹی اور پولیس کا کام تعریف کے قابل رہا۔ جب قریباً آدھا مکان جل چکا۔ تو دو تین سپاہی آئے۔ اور لگے لبے تبے لوٹنے ایسکو گالی نکال اُسکو بُرا بھلا کہہ۔ اور خوبی یہہ کہ جس میں چنگاری ڈال **تماشا دیکھ** رہی۔ آپ اُنہوں نے قسم کھائی ہوئی تھی۔ کہ ہاتھ نہیں لگانا۔ یا تو کھڑے تماشا دیکھیں یا بیجا تحکم۔ اور جب محلہ والوں نے دوڑ دھوپ کرکے آگ کو قریباً فرو کیا۔ اُسوقت ہمارے داروغہ صفائی صاحب بھی چند بہشتیوں کو لیکر آن موجود ہوئے اور کارروائی شروع کروادی۔ خیر ہم اسی کو غنیمت سمجھتے ہیں کہ آ تو گئے۔ لیکن افسوس ہے کہ اُس بیچارے مصیبت کے مارے مالک مکان کا کچھ نہ بچا۔ اُسکا ایک بازو بھی آگ سے جل گیا +

اگر کوئی ہم سے سوال کرے کہ آگ بجھانے کے انجن نہیں ہیں۔ اس کا جواب یہہ ہے۔ کہ **ہاں** ہیں کیوں نہیں۔ ایک نہیں تین تین ہیں۔ لیکن آگ لگے اُن کی مدد ڈھونڈھنا ایسا ہی ہے۔ جیسے آگ لگی پر **ملّی کا موت ڈھونڈھنا** ۔ ہم نہیں جانتے کہ انجنے فائدہ ہی کیا ہے۔ ایسا ہی فائدہ آپ سمجھ لیں۔ کہ آگ پہلو میں لگی۔ اور منبا لودیانہ سے گیا۔ اُس وقت تک کیا ہوگا۔ جبکہ کوتوالی میں ٹھنڈے پڑے ہیں۔ اور آتشزدگی شہر کی دوسری طرف۔ کیا یہہ بہتر نہیں۔ کہ مختلف مقامات میں یہہ رکھے جاویں۔ مثلاً ایک کوتوالی میں ہے۔ ایک سیدوں کے محلہ کیطرف ایک کرسچن ولیج کی طرف۔ کوتوالی میں رکھے رکھے وہ انڈے تو نہیں دیتے۔ ہم لودیانہ کی سلف گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں +

۲۲ تاریخ ۸ بجے ایسی سخت آندھی آئی۔ کہ گھروں کے اندر لیمپ جلانے پڑے۔ رات بھر خاک دھول اُڑا کی

ہم میونسپلٹی سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیوں صاحب یہہ صفائی کا کونسا قاعدہ ہے کہ شارع عام اور بازاروں میں آدھے آدھے دن تک میلے کے گڈے بھرے کھڑے رہتے ہیں۔ جہاں سے گذرتے وقت دم بھی ناک میں آجاتا ہے کیا اِن کو حکم نہیں کہ ایسی جگہہ پر دیر تک گڈہ کھڑا رکھیں اور کیا کوئی ایسی جگہہ اور نہیں ہوئی کہ کسی کونے میں دن بھر کھڑا رکھیں۔ لیکن شاید اسلئے۔ کہ کونہیں کسی کا گذر نہیں ہوتا۔ پھر دماغ کسکا معطر ہو۔ جائے گی آپ ہماری درخواست پر توجہہ فرماویں۔ کیونکہ بعض دفعہ گذرنا محال ہوتا ہے +

افسوس ہے کہ کمیٹی نے ہماری درخواست پر کچھ توجہہ نہ فرمائی۔ جو ہم نے دیکمنسیلڈ گنج کی نسبت لکھا تھا۔ کہ اُس آبادی کے حصہ میں جو جیلخانہ کی جانب ہے۔ رفاہ عام کے لئے ایک کنوئے کا بند و بست کیا جاوے۔ کیونکہ غربا کو پانی کی سخت تکلیف ہے۔ اور کہ دو تین لالٹینیں گلیوں کے چوکوں میں لگائی جاویں امید کہ یہہ مسئلہ کمیٹی میں پیش ہوگا +

۲۴ تاریخ بروز سالگرہ حضور قیصرہ ہند کی سالگرہ کی تقریب پر میونسپلٹی کی طرف سے پولیس پریڈ میں آتشبازی چھوڑی گئی۔ ایڈریس دیا گیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بھی رونق افروز تھے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا